قادیان دار الامن والامان ۲۳ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۷ھ مطابق ۳۱ اگست ۱۸۹۹ء

مکتوب امام الزمان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مخدومی مکرمی اخویم میر عباس علیشاہ صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ ۔ بعد سلام مسنون الخدوم کا عنایت نامہ پہونچا یہ عاجز اگرچہ بہت چاہتا ہے کہ آنمخدوم کے بار بار بھیجنے کی تعمیل کرے مگر کچھ خداوند کریم ہی کی طرف سے ایسے اسباب آپڑتے ہین کہ رک جاتا ہون نہین معلوم کہ حضرت احدیت کی کیا مرضی ہے عاجز بندہ بغیر اُس کی مشیت کے قدم اٹھا نہین سکتا

ایک رات **خواب** مین دیکھا کہ کسی مکان پہ جو یاد نہین رہا یہ عاجز موجود ہے اور بہت سے نئے نئے آدمی جنسے سابق تعارف نہین ملنے کو آئے ہوئے ہین اور **آپ** بھی اُن کے ساتھ موجود ہین مگر معلوم ہوتا ہے کہ کوئی اور مکان ہے **اُن لوگون نے** اس عاجز مین کوئی بات دیکھی ہے جو اُنکو ناگوار گذری ہے سو اُن سب کے دل **منقطع** ہوگئے اُس وقت مجھکو کہا کہ **وضع بدل لو** بینے کہا کہ نہین **بدعت ہے** سو وہ لوگ بیزار ہو گئے اور ایک دوسرے مکان مین جو ساتھ ہے بیٹھ گئے تب شاید آپ بھی ساتھ ہین ۔ مین آپ کے پاس گیا تا اپنی امامت سے اُن کو نماز پڑھاؤن پھر بھی اُنھون نے بیزاری سے کہا کہ ہم نماز پڑھ چکے ہین تب اس عاجز نے اُن سے علحدہ ہونا اور کنارہ کرنا چاہا اور باہر نکلنے کے لئے قدم اُٹھایا معلوم ہوا کہ اُن سب مین سے **ایک شخص** چلا آتا ہے جب نظر اُٹھا کر دیکھا تو **آپ ہین**

اب اگرچہ خوابون مین تعینات معتبر نہین ہوتے اور اگر خدا چاہے تو تقدیرات معلقہ کو مبدل بھی کر دیتا ہے لیکن اندیشہ ہی گذرتا ہے کہ خدانخواستہ وہ آپ ہی کا تشبیہ نہ ہو۔

لوگون کے شوق اور ارادت پر آپ خوش نہ ہون ۔ حقیقی شوق اور ارادت کہ جو لغزش اور ابتلا کے مقابلہ پر کچھ ٹھہر سکے لاکھون مین سے کسی ایک کو ہوتا ہے ورنہ اکثر لوگون کے دل تھوڑی تھوڑی بات مین بدظنی کیطرف جھک جاتے ہین اور پھر پہلے حال سے پچھلا حال اُن کا بدتر ہو جاتا ہے صادق الارادت وہ شخص ہے کہ جو رابطہ توڑنے کے لیے جلد تیار نہ ہو جائے اور اگر ایسا شخص جسپر ارادت بھی کسی فسق اور معصیت مین مبتلا نظر آوے یا کسی اور ستم کا ظلم اور تعدی اُس کے ہاتھ سے ظاہر ہوتا دیکھے یا کچھ اسباب اور اشیاء منہیات کے اُس کے مکان پر موجود پاوے تو جلد تر اپنے جامہ سے باہر نہ آوے ۔ اور اپنی دیرینہ خدمت اور ارادت کو ایک ساعت مین برباد نہ کرے بلکہ یقیناً دل مین سمجھے کہ یہ ایک ابتلا ہے جو میرے لئے پیش آیا اور اپنی ارادت اور عقیدت مین ایک ذرہ فتور پیدا نہ کرے اور کوئی اعتراض پیش نہ کرے اور خدا سے چاہے کہ اُسکو اس ابتلا سے نجات بخشے اور اگر ایسا نہین تو کسی نہ کسی وقت اُس کے لئے ٹھوکر درپیش ہے۔ جنپر خدا کی نظر لطف ہے اُن کو خدا نے ایک مشرب پر نہین رکھا بعض کو کوئی مشرب بخشا اور بعض کو کوئی اور ۔ ان لوگون مین ایسے مشرب بھی ہین کہ جو ظاہری علماء کی

سمجھ سے بہت دور ہین حضرت موسیٰ
جیسے اولو العزم مرسل خضر کے کامونکو
دیکھکر سراسیمہ اور حیران ہوے اور
ہرچند وعدہ بھی کیا کہ مین اعتراض نہین
کرونگا پر جوش شریعت سے اعتراض
کر بیٹھے اور وہ اپنے حال مین معذور تھے
اور خضر اپنے حال مین معذور تھا غرض
اس مشرب کے لوگون کی خدمت مین
ارادت کے ساتھ آنا آسان ہے مگر
ارادت کو سلامت لے جانا مشکل ہے
بات یہ ہے کہ خدا کو ہر ایک
زاہد کا ابتلا منظور ہے تا وہ اُن پر اُنکی
چھپی ہوئی بیماریان ظاہر کرے سو نہایت
بدقسمت وہ شخص ہے کہ جو اس ابتلا کے
وقت تباہ ہو جاوے کاش اگر وہ دور
کا دور ہی رہتا۔ تو اس کے لئے اچھا ہوتا
ابوجہل کچھ سب سے زیادہ
شریر تھا رسالت کے زمانہ نے اُسکا
پردہ فاش کیا اگر کسی بعد کی صدی مین
کسی مسلمان کے گھر پیدا ہو جاتا تو شاید
وہ خبث اُس کی چھپی رہتی سو خبث امتحان
ہی سے ظاہر ہوتے ہین۔ بہتر یہ ہے
کہ آنمخدوم ابھی اس عاجز کی تکلیف بیعت
کے لئے بہت زور نہ دین کہ کئی اندیشونکا
محل ہے۔ یہ عاجز معمولی زاہدون اور
عابدون کے مشرب پر نہین اور نہ
ان کی رسم اور عادت کے مطابق
اوقات رکھتا ہے بلکہ ان کے پیرایہ سے
نہایت بیگانہ اور دور ہے سیفعل
اللہ ما یشاء اگر خدا نے چاہا تو وہ
قادر ہے کہ اپنے خاص ایما سے اجازت
فرماوے ہر ایک کو اسجگہ کے آنے سے
روکدین اور جو پردہ غیب مین مخفی ہے
اس کے ظہور کے منتظر رہین باقی سب
خیریت ہے ۱۰ر جنوری ۱۸۸۴ء مطابق ۱۸ر
ربیع الاول ۱۳۰۱ھ

یہ مکتوب مقدس

خوب غور سے پڑھا جاوے کیونکہ اس سے اُس عظیم الشان
پیشگوئی کا پتہ لگتا ہے جو عباس علی کے انکار سے وابستہ
ہے یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے جس نے
سترہ برس پہلے ایک واقعہ کی خبر دی
اور وہ پوری ہوئی۔ (ایڈیٹر)

مِعیارُ الصّٰدِقین

۲۵ اگست ۱۸۹۹ء کے جمعہ کے خطبہ مین
ہمارے محسن و مخدوم حضرت مولٰنا
مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی
نے جو مضمون بیان فرمایا اُس مین
ایک راستباز مامور من اللہ مؤید بتائید
کی شناخت پر قرآن کریم کی ایک آیۃ
شریفہ سے استنباط کیا گیا تھا۔ اس لئے
آج کے خطبہ کو ہم مندرجہ بالا عنوان
سے لکھتے ہین قرآن کریم
مین اللہ تعالےٰ نے اپنے مرسل اور
مامور بندون کی شناخت اور امتیاز
کے مختلف اصول بتلائے ہین انمین
سے ایک اصول اور امتیازی
نشان جو خصوصیت کے ساتھ انکو
دیا جاتا ہی وہ ہی جو ہمارے محسن
و مخدوم نے بیان فرمایا ہے
اب کسی تمہید کے بغیر ہم
مولانا صاحب کی تقریر
کو درج کرتے
ہین

(ایڈیٹر)

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

میرے دل مین ایک خیال ہے۔ خیال
نہین بلکہ اک عرصہ دراز کی فکر اور
غور کا یقینی نتیجہ اور تجربہ جسنے میرے
دل کو ایک طاقت اور میری روح کو
ایک لذت بخشی ہے اور جسنے مجھے
بصیرت کے ساتھ اُن باتون پر پہنچا دیا ہی
جو اس آیت کے متعلق اپنے دوستون
کو سناتا ہون۔

خدا فرماتا ہے ہماری ابدی
عادت اور لاتبدیل سنت ہے کہ اس دنیا
کی زندگی مین اپنے رسولون کو نہ صرف
رسولون کو بلکہ اُن کے سچے متبعین مؤمنین
کو بھی ایک امتیازی نصرت کا نشان دیتے
ہین۔ اور اُس دن کہ جب کل اولیا، انبیا
کل راستباز اور صادق غرضیکہ کل مخلوق
اس میدان محشر مین جمع ہوگی اُن کو اور بھی
عزت و امتیاز دیا جائے گا۔

یہ ایک قانون الٰہی ہے جو مرسلین
اور مؤمنین کے ساتھ ایک خصوصیت
رکھتا ہے۔ مین ابھی بتلاؤنگا کہ اللہ تعالےٰ
کی اس سنت محکمہ نے مختلف اوقات مین
کیونکر اپنی صداقت کی چمکار دکھلائی ہے
اور کیونکر ہر زمانہ مین اس کے تجربہ نے
گواہی دی ہے۔ مین یہ بھی بتلاؤنگا۔
کہ اللہ تعالےٰ کا یہ بیّن اور کبھی کبھی
خطا نہ کرنے والا وعدہ قرآن کریم کی
عظمت اللہ تعالےٰ کی ہستی کا زبردست
ثبوت۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی کامل رسالت کی برہان اپنے اندر رکھتا
ہے کیونکہ جب اس کو ہم بالکل اپنے
الفاظ کے ساتھ پورا ہوتا ہوا ہر زمانہ
مین دیکھتے ہین تو کسقدر ایمان اللہ تعالےٰ
کی مقتدر ہستی اس کی پاک اور کامل کتاب
اور اس کے اصفی الاصفیا ہادی کامل پر
بڑھتا ہے۔

ہم دنیا مین دیکھتے ہین کہ اگر کوئی
شخص کسی بڑے آدمی سے دوستی رکھتا ہے
تو اس کی دوستی کے ایسے بیّن ثبوت اسکو
پاس ہوتے ہین کہ دنیا کو پتہ لگ جاتا ہے
اور وہ خود سمجھ جاتی ہے کہ فلان عظیم
الشان انسان سے اسکا تعلق ہے۔ ایک
جلیل القدر بادشاہ کا مقرب کیونکر مقرب
سمجھا جاتا ہے اس کے پاس امتیاز کا ایک
علانیہ اور روشن نشان ہوتا ہے بادشاہ
کے آئے دن انعام و اکرام اور اس کو
مختلف قسم کے رتبے اور اعزاز عنایت
کرنا اس کی باتون کو سننا اس کی خاطر سے
بعض انتظامون کو جو لوگون کی نظر مین لاتبدیل
اور غیر ممکن سمجھے گئے ہون بدلدینا۔ یہ ایسی
باتین ہوتی ہین جو عام طور پر مقرب بارگاہ
سلطانی کی شناخت کا معیار سمجھی جاتی ہین۔
مگر ایک شخص جو کہین دور سے
بادشاہ کی کسی بات کو سنکر یہ کہتا ہے کہ میرے

بادشاہ کی بات سنی اُس کے الفاظ بہری گنبد کان مین گونجے کیا اُسکو سزاوار ہی کہ وہ یہ دعوے کرے کہ مین بادشاہ کا مقرب ہون وہ فخر نہین کرسکتا۔ اور اگر وہ ایسا دعوے کرے تو اُسی ضرور خبطی اور بے سمجھ کہا جاویگا اور کوئی دانشمند اُس کی اثبات پر بدون کسی ایسے امتیازی نشان کے جو ایک مقرب سلطانی کو ملتے ہین ہرگز ہرگز یقین نہ کرے گا۔ الغرض مین سمجھتا ہون کہ اسبات کا سمجھ لینا مشکل نہین کہ تقرب کے لئے خواہ کسی سے ہو خاص نشان ہین اور وہ ایسے عام ہوتے ہین کہ مقرب الیہ کی طاقت اور قوت کے آثار اپنے مقرب مین جلوہ گر ہوتے ہین اور وہ سب اُن کو شناخت کرسکتے ہین جو ایک فراست اور روشنی اپنے اندر رکھتے ہین۔

مین اس شبہ کو بھی ساتھ دور کر دینا چاہتا ہون کہ یہ نشانات عام طور پر لئے ہین جنکو سب جانتے ہین بعض خاص نشان بھی اُسکو دئے جاتے ہین جس سے عام لوگ کسی قسم کا اندازہ کرنے کی سمجھ نہین رکھتے۔ اور بعض نادان جو اپنی اندرونی بیماریون کی وجہ سے غور و فکر کی قوتین کھو بیٹھتے ہین وہ ان نشانات کو دیکھکر بھی بہک جاتے ہین۔ غرض یہ ایک عام اصول ہے جو اس مادی نظام مین ہم دیکھتے ہین اور جس سے انکار نہین ہوسکتا اسی طرح اس کے ہمرنگ روحانی دنیا کا ایک نظام اور قانون ہے جسکو اللہ تعالیٰ اس آیت مین جو مینے پڑھی ہے بیان فرمایا ہے۔ آج ہم دیکھتے ہین کہ بہت سے مدعی موجود ہین جو تقرب الٰہی کا دعوے کرتے ہین۔ کوئی گدی نشین اور سجادہ نشین ہونے کا مدعی ہے۔ کوئی خلق اللہ کی مشکلکشائی اپنی مٹھی مین قرار دیتا ہے بلا خیال اس امر کے کہ تعظیم لامر اللہ کے مخالف ہے یا موافق۔ اسی طرح بہت سے دعویدار موجود ہین۔ پس کیا معیار ہے جس سے ان مدعیون کے

دعاوی کی تحقیق اور کامل جانچ پڑتال ہو کر ایک صادق راستباز شناخت ہو؟ کیا یہ معاملہ کچھ ملتبس اور مشکوک ہے اور کیا خدا نے راستی اور صداقت کے طلبگارون کو ایک حیرانی مین ڈال رکھا ہے اور کوئی راہ امتیاز کا نہین رکھا؟ دنیا کے جسمانی اور مادی عالم مین ہر ایک چیز کی شناخت کے لئے مختلف معیار ہین سونے چاندی کی کسوٹیان موجود ہین۔ حساب کے پیمانے اور ناپ تول کے اوزان مقرر ہین پھر کیا روحانی عالم کے لئے جو انسان کی زندگی کا اصل مقصود اور محبوب ہے کوئی معیار نہین؟ نہین نہین ہے اور زبردست معیار موجود ہے جو انسان کو گھبراہٹ اور حیرت کی تاریکی سے نکال کر یقین اور صداقت کی روشنی مین لے آتا ہے۔

وہ عظیم الشان معیار اور کبھی خطا نہ کرنے والا محک جسپر توریت اور تمام صحف انبیاء نے مدار رکھا ہے اور جسکو آخر کامل اور خاتم الکتب کتاب نے معیار قرار دیا ہے اور جو ثابت کرتا ہے کہ ایک راستباز کب خدا کیطرف سے مامور اور مؤید ہوتا ہے یہ ہے کہ الہام مین ایسی پیشگوئیان ہون جنمین اقتدار اور قاہری طاقت ہو۔ اور خدا کے وجود کو بتلا دینے والی اور کپکپا دینے والی قدرت ہو اور پھر اللہ جلشانہ ٹھیک اُسی طرح جسطرح اُس کے الفاظ کا منشا ہو جو پیشگوئی مین موجود ہے اُسکو پورا کر دے۔ بڑے بڑے عقلمند اور دانشمند زمانہ سچائی کے معیار مقرر کرنے مین ٹھوکرین کھاتے رہتے ہین۔

مینے یورپ کے بڑے بڑے فلاسفرون کی کتابین پڑھی ہین اور دیکھا ہے کہ اس امر نے ان کو سخت حیران کیا ہے؟ بلکہ ایک تو راستی اور صداقت کے موجود ہونے سے ہی منکر ہو بیٹھا اور دنیا کی ہر بات کو خواہ وہ تجربہ صحیحہ

سے بھی کیسی ہی ثابت شدہ صداقت کیون نہ ہو؟ ایک ظنی امر خیال کرتا ہے۔ مگر خدا کی روشن کتاب یہ معیار بتلاتی ہے اور بس یہی معیار ہے۔ تجربہ اور تاریخ شہادت دیتی ہے کہ ایک بے کس بے بس بے حشم کوئی مدد لشکر اور سامان اس کے ساتھ نہین اُسی بے کسی کیحالت مین کہتا ہے کہ دیکھو مین مظفر و منصور ہونگا اور میرے دشمن کے شامل حال خذلان اور ناکامی ہوگی۔ خدا کا مقابلہ کرنے والا ہیچ ہوگا۔ یہ بات ایسی ہے کہ اُسوقت ناعاقبت اندیش مخالفون کے نزدیک ایک معمولی بات تھی مگر آخر واقعات نے دکھلا دیا کہ کامیابی نے کس کی رکاب کو چوما۔ اور ذلت و ناکامی نے کس کو اپنی گود مین اُٹھا لیا۔ یہ بات ایسی ثابت شدہ صداقت ہے کہ کوئی فلسفی اور عقل پرست اسکو رد نہین کرسکتا۔ احمقون نے بڑے بڑے اعتراضات معجزات پر کئے ہین اور اپنے خیال مین معجزہ کی ایسی تعریف کی کہ اسپر اعتراض ہونا چاہئے۔ مینے جہانتک معجزات پر اعتراض کرنے والون کی رائے کی توزین کی ہے یہی معلوم ہوا ہے کہ ایک گدھا دوسرے گدھے کی پیروی کرتا رہا ہے ان نادانون کو جو اسلام اور اُس کے کامل ہادی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت پر حرف لانے والے تھے خدا نے رد کر دیا اور محروم کرکے اپنی معرفت اور نور کا کرشمہ کسی اور کے ذریعہ سے دکھایا جو اس صدی کا مجدد اور امت مرحومہ کے مردونکا مسیح اور گرمان قوم کا مہدی ہے اُس نے اس راز کو کھولا۔ کہ قرآن کریم نے جس معجزہ کا دعویٰ کیا ہے اور جو قیامت تک تازہ اور تیار رہیگا اور کوئی اُسے رد نہین کرسکتا وہ ہی غالب اور مقتدر پیشگوئی کرنا اور پھر اُس کا پورا ہونا۔ کیونکہ یہ تو ایک مسلم امر ہے کہ ایک محدود خیالات محدود قوت کا انسان جو آئے دن ضعف اور بیماریون کا عرضہ بنا ہوا ہے۔ پس ایسی ضعیف ہستی جو قدرت کے نشانات کی نشانہ ہو رہی ہے ممکن نہین ایک ہیبت و جبروت

بھری ہوئی پیشگوئی کر سکے اور پھر اسی
طرح پوری بھی ہو۔

لہذا جب کہ صحیفوں اور کلام الہی
کی بنا پر خدا کے مقرب کا یہ نشان ہے
کہ خدا ان سے کلام کرتا ہے اور اس میں
خدا کے اقتداری اور جبروتی پیشگوئیاں
ہوتی ہیں۔ اور وہ نہیں ٹل سکتیں۔
زمین و آسمان ٹل جاویں مگر خدا کی باتیں
پوری ہوتی ہیں۔ یہ پیشگوئیاں بتلا
دیتی ہیں کہ وہ خدا سے ہے اور خدا
میں ہو کر بولتا ہے لیکن ایک آدمی
جو کہتا ہے کہ مجھے الہام ہوتا ہے اور
میری دعا سے فلاں صاحب کے گھر
لڑکا ہو گیا اس کا کیا ثبوت ہے۔ ایسا
ہر ایک شخص کہتا ہے اور یہ کہہ سکتا ہے
میرے دوستو! جب تک اس کے
کلام میں تحدیانہ پیشگوئی نہیں اور پھر وہ
اپنے الفاظ کے منشا کے موافق پوری
نہیں ہوتی اس کی باتیں نری باتیں ہی
باتیں ہیں۔ میں کسقدر ... سے
اور بصیرت سے سناتا ہوں انا لننصر
رسلنا یعنی ہم کو اپنی ذات کی قسم
ہے ہماری خدائی یوں ہی چلتی ہے
ہاں ہماری الوہیت کا یہی اقتضا ہے
کہ ہم اپنے رسولوں کی نصرت کرتے
ہیں اور پھر یہ نصرت ادھار نہیں
اور وعدہ ہی کے رنگ میں نہیں بلکہ
اسی دنیا میں دکھا دیتے ہیں کہ وہ بھی
ہیں اور پھر ان کے ساتھ والے سچے
مومن اور متبع بھی اس نصرت سے بہرہ ور
ہوتے ہیں۔

اب یہ ایک معیار ہے
جو خدا تعالے نے خود اپنے صادقوں
راستبازوں اور مامورین کی حقیقت اور
صداقت کی پرکھ کے لئے مقرر کیا ہے
آج جو مدعی اس کا ہو بہتر اور مناسب
یہی ہے کہ اس کے دعوے کو اس کسوٹی پر
پرکھ لیں۔ کچھ ضرور نہیں کہ لفظی بحثوں
اور فضول جھگڑوں میں پڑیں۔ خدا کا
مقرر کردہ معیار موجود ہے اس پر آزماؤ
حضرت اقدس جناب مسیح موعود کے
متعلق اکثر لوگ پوچھتے ہیں کہ کیا ثبوت ہے کہ

میں کہتا ہوں انا لننصر رسلنا خدا
کا فرمودہ ہے اگر اس کی تائید اور نصرت
اسی نہج اور طریق سے ہوتی ہے جس طرح کہ
مامورین اللہ نصرت پاتے ہیں تو پھر ماننے
میں کیا عذر! میں تو دعوے کے ساتھ
اور بڑی لاف وگزاف کے طور پر نہیں
ایک لمبے تجربہ کے بعد سالہا سال انکے
پاس بیٹھکر اور دیکھکر اب بصیرت کے
ساتھ کہتا ہوں کہ خدا کی روح پاک کی
باتیں اس کے منہ سے نکلتی ہیں۔ وقت
سے پہلے ہر ایک قسم کا عجز اسے
گھیرے ہوئے ہوتا ہے۔ یہ ناتوان
کمزور اور بیمار ہستی جو دنیا میں کوئی جتھا
اور برادری نہیں رکھتی کوئی طاقت
اور قوت اسے حاصل نہیں پھر وہ
کس زور اور جرأت کے ساتھ کہتا ہے
انا الفتاح افتح لك فتحا مبينا
یہ الفاظ اس کے منہ سے نکلتے ہیں۔
جیسے یہ الفاظ لاہور کے عظیم الشان
مجمع میں جو بابو میران بخش کی کوٹھی پہ
ہوا تھا اس وقت سننے تھے جب
کہ مولوی **محمد حسین** پاس کی ایک مسجد
کی شکستہ اور منہدم دیوار پر چلا چلا کر
کہتا تھا کہ یہ جھوٹا ہے بیشک ایک
مادی آدمی کو جس کی نگاہ میں دھندلا پن
ہے اور جو دور تک پہونچ نہیں سکتی
ایسا ہی کہنا چاہیے اسوقت تکفیر کا زور
تھا۔ کوئی جماعت ساتھ نہ تھی۔ کسی قسم کی
نصرت کا نشان نہ تھا۔ ایک پودہ تھا کہ
جس کا ڈھنٹل تک بھی نہ نکلا تھا اس وقت
یہ عجز و بیکسی کی تصویر پکار پکار کر کئی ہزار
آدمی کے مجمع میں کہہ رہی تھی کہ خدا نے
مجھے کہا ہے کہ **میں جیت جاؤں گا**
تم گواہ رہو اور مجھے اس نے کہا
کہ تیری دشمن تھوڑیوں کے بل
گریں گے اور کہیں گے کہ
اے خدا کے مسیح ہمارے لئے خدا سے
استغفار کر ہم نے نہیں پہچانا
سات برس پیچھے نکل جاؤ اور اب
دیکھو کہ خدا کی کیسی نصرتیں شامل حال

ہوئی ہیں اب وہی پودہ ایک بڑا
درخت ہے اور اس کو کوئی ہلا نہیں
سکتا۔ اور ابداً ابداً نہیں ہلا سکتا۔
واقعات نے بتلا دیا ہو کہ یہ سلسلہ خدا
کی طرف سے اور اس کا بانی خدا سے
ہے۔ کس طرح خدا نے دکھایا کہ
وہ اپنے مامورین کی کیسی نصرتیں کرتا ہے۔
نادان مخالفوں نے کیا کیا منصوبے کئے
قتل کی دھمکیاں دیں۔
اقدام قتل کے مقدمہ میں پھنسانا چاہا۔
سرکار دربار میں چغلیاں کھائیں
مگر خدا نے نصرت کی **والله خير الناصرين**
میرے دوستو! اب کیا چاہتے ہو
خدا کی نصرتوں کا وقت ہے **امام** کے
ساتھ ہو لو۔ اس کی اتباع میں وہ لذت
پاؤ جو دائمی ہے۔ اپنے آپ کو اس قابل
بنا لو کہ اللہ تعالے ہمارا ناصر ہو۔
میں اس وقت **خطبہ** کی
گھڑی میں جو قبولیت دعا کی گھڑی ہے
اپنے لئے اور اپنے دوستوں کے لئے
دعا کرتا ہوں اور اپنے **امام** کی خدمت
میں التماس کرتا ہوں کہ وہ آمین کہے
کیونکہ اس کی آمین رد نہیں ہوتی۔ کہ خدا
تعالے ہمارا خاتمہ ایمان پر کرے ہر ایک
قسم کی کجی اور زیغ سے بچاوے مجھ
رات دن اس فکر نے گداز کر رکھا ہے
ایسا نہ ہو کہ اس پاک سلسلہ سے کٹ جاؤں
خدا تعالے مجھے اور سب احباب کو محفوظ
رکھے اور ہمارا پیوند اس شجرۂ طیبہ
سے رہے اور ہر ایک قسم کی
برائی سے بچا ہو اور تقوا
اور خشیت الٰہی کی
توفیق رفیق
حال ہو
آمین

وهو ولى التوفيق

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ العلی العظیم ونصلی علی رسولہ الکریم

دوستو اک نظر خدا کیلئے

مسیح موعود کے جان نثار خادم۔ حضور

اصلاح — [illegible]

ممدوح ایدہ اللہ کے مقاصد سے واقف
دینی ضرورتوں کے مہیا کرنیکی پیاس
رکھنے والی قوم۔ پھر مین ناحق کا درد
سر اٹھا کر قصہ کو لمبا کرون۔ زمانہ
کے معروف چکنے چپڑے فقرے
لکھون کیا حاصل۔ صاف اور
سیدھی بات کہے دیتا ہون۔ کہ

مدرسہ تعلیم الاسلام

کو آپ کی ہمدردی کی سخت ضرورت
ہے۔ ممکن ہے کہ اب تک بعض کو
معلوم نہ ہو کہ مدرسہ کا خرچ کہانتک
بڑھ گیا ہے اور یہی وجہ ان کی بے
التفاتی کی ہو۔

سوسُن لو۔ یکم اگست سے
مدرسہ کا ماہوار خرچ ایک سو گیارہ روپیہ
ماہوار ہوگیا ہے علاوہ ماسٹر شیر علی
صاحب بی۔ اے۔ کے ایک لائق
ٹرینڈ انڈر گریجوایٹ سکنڈ ماسٹر
منگوایا گیا ہے ان سب پر بورڈنگ
ہوس بنانے کےلئے روپیہ درکار ہی
کیونکہ مدرسہ کی ترقی طلباء قطعاً اسی
پر موقوف ہے دائمی چندہ دینے والے
مقدار رقم مین کچھہ اضافہ کرین غافل
ہوشیار ہوجائین اور خدا کے لئے
مافات کی تلافی کرین اور مقدور والے
اچھی یکمشت رقمون سے اعانت کرکے
اجرلین والسلام۔

المشتہر

عبد الکریم سیالکوٹی منجانب سکرٹری مدرسہ
تعلیم الاسلام

مقدمہ خارج

نہایت خوشی سے ظاہر کیا جاتا ہے کہ گوڑگانوہ والا مقدمہ
دیوانی اصغر حسین بنام حضرت اقدس خارج ہوا مفصل حالات
پھر+ اخبار عام اور ست دھرم پرچارک وغیرہ وغیرہ
ہندو اخبارات جو قبل از مرگ واویلا شور مچاتے تھے
اور طرح طرح کی لن ترانیان ہانکتے تھے سوچین۔ اور اپنی بکار
پڑھکر کچھہ شرم کرین کہ کرنی والے صاف بچا لیا نہین

(ایڈیٹر)

حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب سلمہ ربہٗ

کا

ایک اور گرامی نامہ

مولوی عبد الجبار غزنوی ثم امرتسری کے نام

ذیل مین ہم اپنے محسن و مخدوم حضرت مولانا
مولوی حکیم نورالدین صاحب سلمہ
ربہ کا ایک اور گرانقدر گرامی نامہ
درج کرتے ہین جو مولوی **عبد الجبار**
غزنوی ثم امرتسری کے نام آپ نے
مسلمانون کی اس حالت پر رحم کھاکر
درد دل سے لکھا تھا۔ جو آجکل روحانی
طور پر خصوصاً بگڑ رہی ہے۔ ضرورت
محسوس ہوتی ہے کہ یہ بتلایا جاوے
کہ یہ خط کیون لکھا گیا اور اس کا کیا نتیجہ
ہوا۔

ہمارے ناظرین سے یہ امر اب
پوشیدہ نہین رہا۔ کہ لاہور مین منشی
الہی بخش اکونٹنٹ نے کچھہ دنون سے
الہامی رنگ مین حضرت اقدس
کی مخالفت کا اظہار کیا ہے۔ اور اپنی
دو چار پرانے رفقا کی دوست
نوازی کی بنا پر کچھہ ہاتھہ پیر نکالے
ہین چونکہ اس سے ایک عظیم الشان
اور خطرناک حربہ اسلام پر ہوتا ہے
کہ جب کہ ایک ہی مقدس ذات سے
الہامات کا سلسلہ جاری ہے پھر کیا
وجہ ہے کہ متضاد الہام ہون؟
ایک کو **اول المومنین** اور
مسیح موعود ہونے کا الہام ہو
اور دوسرے کو اس کے خلاف۔
اس لئے حضرت اقدس فی عامة المسلمین
کی بہی خواہی کے لئے چاہا۔ کہ ان
مخالف الہامون کو جمع کرکے توجہ
کیجاوے تاکہ اللہ تعالے کوئی فیصلہ
اور یقین کی راہ نکالدے۔ اس پر
ہمارے محسن و مخدوم حضرت مولانا نے
غزنوی گروہ کے امام کے نام ذیل کا خط
لکھا تاکہ اُن کے پاس جو الہام حضرت
اقدس کے خلاف موجود ہون وہ لکھکر
بھیجدین۔ ان خطوط سے جو مختلف
اوقات مین کبھی حافظ محمد یوسف
کبھی منشی الہی بخش کبھی مولوی عبد الجبار
وغیرہ کے نام لکھے گئے کوئی غرض اور
غائت بجز اس کے نہ تھی کہ تا مسلمانون پر
رحم کرکے اُنکو اُس ٹھوکر سے بچایا جاتا
اور اُس صدمہ سے محفوظ رکھا جاتا
جو اُن کو اس ابتلا سے پہنچ سکتا تھا۔
مگر افسوس اور صد افسوس کہ ان لوگون
کو رحم نہ آیا اور حوصلہ نہ پڑا۔ کہ ان الہامات
کو شائع کرتے یا ان کی ایک نقل ہی جیسا
کہ مانگی گئی تھی دیتے۔ مولانا صاحب کے
اس خط پر یہی جواب دیا گیا کہ ہمارے
پاس کوئی نقل نہین۔ اور بجائے اسکے
کہ مولانا صاحب کی اس درد دل کی جو انکو
مسلمانون کی ایسی حالت پر ہمیشہ پہنچتا ہی
کچھہ قدر کی جاتی اور ان کے سچے اخلاص
سے فائدہ اُٹھایا جاتا یہ مشہور کیا گیا کہ
حضرت مولانا صاحب نے معاذ اللہ
حضرت اقدس سے قطع تعلق کرلیا ہے
غرض جھوٹی اور ناپاک افواہین اُڑائی
گئین جنکی تردید الحکم کے ذریعہ ہم
خود اور حضرت مولانا کے خطوط سے
کرچکے ہین اور اس خط کے اندراج کا
وعدہ بھی کیا تھا علاوہ اس کے ملہم پارٹی
کے نام خطوط کے سلسلہ مین سے یہ
ایک خط ہے اس لئے اس کو درج
کرنا ضروری سمجھا۔

اُمید ہے کہ ہمارے ناظرین اور
عام پڑھنے والون کے لئے فائدہ سے
خالی نہ ہوگا۔ ایڈیٹر۔

اور وہ گرامی نامہ یہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم خاتم
الانبیاء وآلہ مع التسلیم۔
من نورالدین الی الفاضل عبد الجبار
اما بعد۔ السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

فقیر خاکسار نے آپ کی کتاب تلبیس ابلیس بھیجدی ہے ان شاء اللہ تعالے پہنچی ہوگی اس وقت اپنا رضاعی برادر حافظ محی الدین ایک دینی غرض کے لئے روانہ کرتا ہون اور وہ یہ ہے کہ ان الدنیا قد ھند ت بلادھا عامرۃ وھی خراب الا من کان اللہ وفی عون اللہ فلہ الفوز وحسن ماب

جناب من - ایک دردمند دل جسکو الٰہی رضامندی مقصود ہے وہ بھی بعض وقت اپنی بعض غفلتون اور نادانیون سے ابتلا مین پھنسکر ہلاکت تک پہنچ سکتا ہے - ولا عصمۃ الا لمن عصمہ اللہ اس واسطے مجھے ایمان بین الخوف والرجاء ملجاوے تو اُمید واثق ہے کہ میرا انجام اچھا ہو ہان مین جہان تک اپنے آپ کو دیکھتا ہون میرے لئے ایک بات بحمد اللہ موجود ہے کہ مین الٰہی رضا کا طالب اور اُس کا اُمیدوار ہون اور غضب الٰہی سے خائف اور خائف فی اللیل والنہار ہون مینے باین اعتقاد اول کتاب اللہ اور پھر سنت رسول اللہ کو ایام فتن مین اپنے دائین بائین ہمیشہ رکھا ہے اور آئمۃ الاسلام آئمہ اربعہ فقہا اور آئمۃ التفقہ والحدیث بل آئمۃ اہل التصوف کی محبت کو بھی بحمد اللہ لحہ کے لئے نہین چھوڑا اگر آپ سوچو تو عبد الواحد کو اپنی لڑکی امامہ رحمہا اللہ کا نکاح تمھارے والد ماجد کی محبت کا ہی ثمرہ تھا ابتدا سے میرے کانو نمین شیخ الاسلام الشیخ ابن تیمیہ وتلمیذ الشیخ ابن قیم کی مذمت پہنچی مگر میرا دل اُنکی محبت سے پُر ہے مین موافق اور مخالف کی باتین سُن لیتا ہون مگر مجھے بحمد اللہ - اللہ تعالےٰ کی کتاب قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کی محبت مین ترقی ہوتی ہے جیسے دنیا کے بڑے بڑے تعلقات اور آمدنی کو جو بظاہر مفید عام ہوتی ہے یا راحت رسان ترک کرکے قادیان کی اقامت چند ایسے ہی امور پر نظر کرکے اختیار کرلی ہے -

میری عمر کا بڑا حصہ گذر گیا ہی اور کم باقی معلوم ہوتا ہے قسم قسم کے امراض آئے دن لاحق ہوتے ہین اس لئے مین کونسی دنیوی امید پر رسول کریم کو ناراض کرنے کی جرأت کرسکتا ہون -

مینے تجربۃ الہامات الٰہیہ مین

مرزا غلام احمد قادیانی

کو صادق یقین کیا ہے اور ہر طرح کامل ارادہ اور استقلال سے اُسکا ساتھ دیا ہے - دنیا کے لعن وطعن کی پروا کی وھذا امر ظاہر اجل الاخفاء فیہ

آفتاب آمد دلیل آفتاب

لاکن آجکل ایک عظیم الشان امر پیش آگیا ہے جس مین آپ سے اعانت چاہتا ہون واعتقد ان المعین ھو اللہ یارب ایاک نعبد وایاک نستعین اور مجھے یقین ہے کہ آپ کی اعانت بمصداق ما کان العبد فی عون اخیہ المسلم کان اللہ فی عونہ باعث برکات ہوگی اور وہ امر عظیم یہ ہے -

کہ مجھے میان الٰہی بخش اکونٹنٹ اور عبد الحق الغزنوی اور مولوی محی الدین لکھوکے والے اور آپ کے حدّاد کی نسبت بھی کامل یقین ہے کہ ہر ایک ان مین سے مفتری علی اللہ نہین اور ہرگز نہین اور مینے پختہ طور پر سُنا ہے کہ ان لوگون کو مرزا جی کے خلاف الہامات ہوتے ہین پس مین چاہتا ہون کہ ان مخالف الہامات کو سنون - آپ سعی فرماوین کہ ایک مجموعہ ایسے الہامات کا جو مرزا جی کے خلاف ہون جمع کرلون پھر اُسپر کامل توجہ اور غور سے کام لون آپ ضرور کوشش سے کام لین - انہین ہر طرح انشاء اللہ فائدہ ہے ضرر کا واہمہ نہین دمار ہیبت منی خبثا فقط -

والحمد للہ رب العلمین

بیک کرشمہ دو کار

"تقریر حضرت اقدس"

جو جلسہ دھرم مہوتسو کی تقریب پر لاہور مین پڑھی گئی تھی - اسلام کی حقیقت سے اگر واقفیت پیدا کرنا چاہو تو اسے ضرور پڑھو یہ تقریر چھوٹی تقطیع پر جداگانہ چھپی ہے اور اس کی قیمت ۸ر ہے مگر ہمارے ایک مخلص دوست اس خیال سے کہ اس کی اشاعت ہو اور بندگان خدا کو روحانی فائدہ پہنچے اُن لوگون مین جو بالکل خریدنے کی استطاعت نہین رکھتے مفت تقسیم کرنا چاہتے ہین انھون نے یہ بھی مناسب سمجھا ہے کہ اس تقریر کی فروخت سے جو کچھ وصول ہو وہ حضرت اقدس کے مشن مین دیا جاوے - اس لئے وہ اشتہار دیتے ہین کہ اس تقریر کی قیمت وہ (۴ر) سے لے کر (۱ہر) تک تجویز کرتے ہین - پس جو صاحب اس تقریر کو لینا چاہین وہ (۴ر) یا ۸ر کے ٹکٹ مع آدھ آنہ کے ٹکٹ برائے محصول مندرجہ ذیل پتہ پر بھیجدین - ہم اُمید کرتے ہین کہ حضرت اقدس کی اس بے نظیر تقریر کے شائق اس موقع کو ہاتھ سے نہ دین گے اور فوراً درخواستین بھیجکر منگوالین گے - پتہ یہ ہے میان عبد العزیز انبالوی معرفت چودھری رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر انبالہ۔

ضروری اطلاع

اکثر احباب نے شکایت کی ہے کہ انکو اخبار کے دو نمبر اکھٹے پہونچے ہمکو اس سے پیشتر بار بار لکھنا پڑا ہے کہ ایک گاؤن مین جسقدر مشکلات مطبع کے متعلق ہوسکتی ہین وہ علی العموم کوئی نہ کوئی رکاوٹ ڈالکر حارج ہوجاتی ہین یہ نہین کہ ہم اُن کے دور کرنے کی کوشش نہین کرتے حتی الوسع سعی کی جاتی ہے مگر اللہ تعالی جب چاہیگا اُن کو آسان کر دیگا۔

اُنھین رکاوٹون نے ۲۴ اور ۳۱ اگست کے الحکم مین غیر متوقعہ دیر کرادی ہے جسکو ہمارے یہان کے احباب خوب جانتے ہین اس لئے ایسے مجبوریون پر ہمکو معذور سمجھا جاوے۔ (ایڈیٹر) -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرہم عیسیٰ یا مرہم رسل یا مرہم حواریین

یہ مرہم نہایت مبارک مرہم ہی جو زخموں اور جراحتوں اور نیز زخموں کے نشان معدوم کرنے کیلئے نہایت نافع ہی

یہ وہ مرہم ہے جو واقع صلیب کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے یعنی اُن کے صلیبی زخموں کے واسطے بنائی گئی تھی جب کہ حضرت مسیح صلیب کے بعد حواریوں کو ملے اور اپنے وہ زخم اُن کو دکھلائے جو صلیب پر کھینچنے سے آپ کے ہاتھوں اور پیروں میں لوہے کے کیل ٹھونکنے سے لگ گئے تھے تو حضرت مسیح کے اُن چوٹوں اور زخموں کے لئے یہ مرہم طیار ہوئی۔

جو برابر چالیس روز تک حضرت مسیح کے صلیبی زخموں پر لگتی رہی اور اسی سے خدا تعالےٰ نے آپ کو شفا بخشی اور اس مرہم کا اس تواتر سے طبی کتابوں میں ذکر ہے کہ ہر ایک مذہب کے فاضل طبیب نے کیا عیسائی ڈاکٹر اور کیا یہودی مجوسی طبیب اور کیا اطباء اسلام سب نے اس مرہم کو اپنی اپنی کتابوں میں لکھا ہے اور سب نے اس مرہم کے بارہ میں یہی بیان کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے حواریوں نے اس کو بنایا تھا * چنانچہ ہزار کتاب سے زیادہ میں اس مرہم عیسیٰ کا ذکر معہ وجہ تسمیہ درج ہے اور اس کے عجیب وغریب فوائد کی سب نے شہادت دی ہے اور اسکی اکسیر تاثیر کو تمام طبیبوں نے تسلیم کیا ہے غرض اس مرہم کی تعریف میں اسقدر لکھنا کافی ہے

کہ حضرت مسیح تو بیماروں کو اچھا کرتے تھے مگر اس مرہم نے **حضرت مسیح** کو اچھا کیا۔

یہ مرہم تمام قسم کی زخموں کیلئے نہایت پُرتاثیر دوا ہے

اس کے لگانے کے ساتھ ہی زخم کی اصلاح شروع ہو جاتی ہے اور پھر زخم مندمل ہو جاتے ہیں مندرجہ ذیل امراض کے لئے جسقدر مرہم اور مالش کے تیل آج کل رائج ہیں سب سے بہتر اور زود اثر مفید ہے نہایت احتیاط سے اصل اجزا کو مہیا کر کے اس مرہم کو طیار کیا جاتا ہے

طاعون - سرطان کے زخم - خنازیر کے گھاؤ - گلٹیان - چوٹوں کے زخم - پھنسی - پھوڑے گنج - خارش - طرح طرح کی جلدی بیماریان - ہر قسم کے ناسور - پرانے گندے زخم - تلی کے ورم بواسیر کے درد - ہاتھوں کا سردی سے پھٹ جانا - کان سے ریم کا بہنا - جانوروں کا کاٹ لینا عورتوں کی خطرناک بیماریان - سرطان رحم وغیرہ وغیرہ **قیمت فی ڈبیہ ۱۲**

کارخانہ مرہم عیسیٰ

حکیم محمد حسین لاہور بھاٹی دروازہ سے طلب کرو

مُصدّقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل انگزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون - نامور ڈاکٹرون - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اِس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دُھند جالا پڑوال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیابند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی - بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکین قیمت فی تولہ جو سال بھر کیلئے کافی ہے مبلغ ۶ ممیرے کا سفید سرمہ اعلی قسم عہ تولہ ہے - خالص ممیرہ فی ماشہ عہ٥ - مصری سرمہ فی تولہ ۴ - خرچ ڈاک ذمہ خریدار درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی وجعلی ممیری سرمہ کے اشتہارون سے بچنا ہیئے

المشتہر پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

اِس سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیری کا سرمہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہی بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کیلئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھون سے بہت پانی جانا دھند سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین جلن کمزوری نظر ناخنہ بار بار اور اندکی جھلی کا زخم اور ان پر پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہے اس لئے ہر کسیکو استعمال مفید ہے مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہی وہان ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے اسلئے مین بلاشک وشبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کیلئے ممیری کا سرمہ ضروری ہی

راقم ڈاکٹر ڈی - ایم - بی - ایم سانگلی صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی -

۲ مین بڑی خوشی سے ممیری کے سرمہ کی فائدہ بخش اثر کی بنسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہی مینے اسکا تجربہ اپنے ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اتم دیوی بعمرہ ۴ سال ساکنہ لاہور پر کیا ہی مریضہ مذکورہ کی آنکھون کی پلکون مین خورد و خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اسکی آنکھین عرصہ سے سرخ اور دکھتی رہتی تھین اُنمین سے کثرت سے مواد نکلتا تھا - اُس کی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور وہ خود ان اشیا کو جو تین سے تین گز کے فاصلہ رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکورہ نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسی امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی -

راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن وپنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل

۳ مین نے ممیری کے سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھین بہت کمزور اور بیمار تھین استعمال کرکے دیکھا مفید پایا - میری رائے مین خاصکر ان مریضون کے واسطے جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے -

راقم ڈاکٹر بہاری لال گھوس رای بہادر ڈاکٹر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن وپروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری گورنر جنرل ہند

۴ مین اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیری کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے طیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے -

راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن وپروفیسر میڈیکل کالج لاہور +

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب بارہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے نیشنل بنک مین اسی مطلب کے لئے مارچ ۱۸۹۸ء مین جمع کیا گیا ہے -

انوار احمدیہ پریس مین شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر کی اہتمام سی چھپکر شائع ہوا